ایک مکالمہ

شمس نوید عثمانی

انجام:۔

کیوں ہے اے آغاز تو مصروف لافِ رائیگاں
جب ہر اک شے ایک دن ہوتی ہے نذرِ اختتام

آغاز:۔

اے مرے ہمدم نہیں! میں اس کٹھن منزل میں بھی
ہر مال نو سے اپنا سر اٹھاتا ہوں مدام!

(ٹیگور)

اپنی پچھترویں سالگرہ پر

میں کسی کے لئے کوشاں نہ رہا کیوں کہ جہاں
کوئی شے ہی نہ ملی جدّوجہد کے شایاں
میں نے "فطرت" سے کیا پریم پھر اس کے آگے
"فن" کی زد میں مرے جذباتِ محبت جاگے
آتشِ زیست پہ دو "ہاتھ" یوں ہی تاپے ہیں
بجھ رہی ہے یہ — سفر کے لئے تیار ہوں میں

(ڈبلیو۔ ایس۔ لینڈر)